امام زین العابدین علیہ السلام

کی شان میں

فرزدق کا قصیدہ

ترجمہ، تنظیم و پیشکش : سید ہادی حسن عابدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبد الملک ابن مروان کے دور خلافت میں اسکا بیٹا ہشام, حج کے لئے مکہ گیا۔ خانہ کعبہ کے طواف کے دوران وہ چاہتا تھا کہ حجر اسود کو بوسہ دے یا کم از کم اسے اپنے ہاتھ سے مس کرے, مگر حاجیوں کے ہجوم کی وجہ سے وہ ایسا نہ کرسکا۔ چنانچہ اس کے لئے چاہ زمزم کے قریب ایک کرسی لگائی گئی, وہ کرسی پر بیٹھ کر حاجیوں کا نظارہ کررہا تھا۔ اسی وقت امام زین العابدین علی ابن الحسین ابن علی ابن ابیطالب علیہ السلام کعبہ کے طواف کے لئے تشریف لائے اور جب حجر اسود کے قریب پہنچے تو حاجیوں نے امام علیہ السلام کے نورانی چہرے کو دیکھ کر امام کو راستہ دیدیا اور امام نے حجر اسود کو بوسہ دیا۔ ہشام اور ہشام کے ہمراہ افراد نے یہ منظر دیکھا۔ ہشام کے مصاحبین میں سے ایک نے سوال کیا کہ یہ کون ہے کہ حاجی اسکا اتنا احترام کررہے ہیں؟ ہشام امام علیہ السلام کو خوب جانتا تھا مگر اس نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

ہشام کے قریب اس زمانے کا مشہور شاعر فرزدق موجود تھا۔ اس نے کہا کہ میں انھیں جانتا ہوں۔ اگر ہشام انھیں نہیں جانتا تو کیا ہوا میں انھیں اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی فرزدق نے فی البدیہ قصیدہ کہا۔

اس قصیدہ کو جس میں ۴۲ اشعار ہیں اہلسنت کی مشہور کتابوں میں دیکھا جاسکتا

ہے ۔ یہاں کچھ کتابوں کے حوالے درج کرر ہا ہوں ۔

۱ ۔ احمد ابن خلکان نے اپنی کتاب تاریخ ابن خلکان میں ۔

۲ ۔ ابو الفرج نے اغانی کی ۱۹ ویں جلد میں ۔

۳ ۔ سبط ابن جوزی نے تذکرہ ابن جوزی میں ۔

۴ ۔ ان کے علاوہ بہت سی تاریخی کتب منجملہ مدینۃ المعاجز, بحار الانوار, تاریخ الفتوح, کشف الغمہ وغیرہ میں واقعہ اور قصیدہ موجود ہے ۔

قصیدہ سن کر ہشام غضبناک ہوا ۔ فرزدق سے کہا کہ ایسا قصیدہ تم ہمارے لئے کیوں نہیں کہتے ؟ فرزدق نے فوراً جواب دیا کہ اگر تیرا باپ, تیری ماں اور تیرا جد, ان کے باپ, انکی ماں اور ان کے جد کی طرح ہوتے تو میں ضرور قصیدہ کہتا ۔ خلیفہ عبد الملک ابن مروان کے حکم سے فرزدق مکہ ومدینہ کے درمیان عسفان کے مقام پر قید کردئے گئے اور حکومت سے ملنے والا سالانہ وظیفہ ایک ہزار دینار بھی بند کر دیا گیا ۔

امام علیہ السلام کو جب اس کی اطلاع ملی تو امام نے فرزدق لے لئے ۱۲ ہزار درہم بجھوائے, فرزدق نے عرض کیا کہ میں نے مال کی خاطر یہ قصیدہ نہیں

کہا ہے اور رقم قبول نہ کی۔ امام نے دوبارہ یہ کہکر رقم بجھوائی کہ ہم اہل بیت اللہ تعالی کی راہ میں جو دیتے ہیں اسے واپس نہیں لیتے۔ فرزدق نے بھی قبول کرلیا۔

۔امام علیہ السلام نے فرزدق کے لئے دعاء فرمائی اور فرزدق آزاد کردئے گئے۔قید سے آزاد ہونے کے بعد فرزدق مدینہ آئے۔امام کی خدمت میں حاضری دی اور شفاعت کی درخواست کی۔امام نے فرزدق کو ۴۰ ہزار دینار یہ کہکر عطا فرمائے کہ اگر تیرے محتاج ہونے کا خوف ہوتا تو اس سے زیادہ عطا کرتا۔فرزدق اس کے بعد۴۰ سال زندہ رہے۔

فرزدق کے وظیفہ کے بند ہوجانے کی خبر جناب عبداللہ ابن جعفر طیار کے فرزند معاویہ ابن عبداللہ کو ملی تو انھوں نے فرزدق سے سوال کیا کہ اے ابو فراس , تمہارے گمان میں تمہاری حیات کے کتنے سال باقی ہیں؟۔فرزدق نے کہا ۲۰ برس۔معاویہ ابن عبداللہ نے ۲۰ ہزار دینار انھیں عطا کئے۔

فرزدق کی ملاقات امیرالمومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے :

فرزدق کا نام ہمام ابن غالب ابن صعصعہ تمیمی مجاشی , کنیت ابوفراس اور لقب فرزدق ہے۔فرزدق کے والد غالب کے پاس بے شمار اونٹ تھے۔جب امام

علی علیہ السلام بصرہ تشریف لائے تو غالب, فرزدق کولیکر امام کی زیارت کے لئے حاضر ہوے ۔مولا علی علیہ السلام نے غالب سے فرمایا: اسے شعر سے زیادہ قرآن کی تعلیم کی ضرورت ہے ۔فرزدق نے وعدہ کیا کہ وہ سب سے پہلے قرآن کی تعلیم حاصل کرے گا۔

فرزدق کی ملاقات امام حسین علیہ السلام سے :

۸ ذی الحجہ ۶۰ ہجری کو امام حسین علیہ السلام مکہ سے کوفہ کے لئے حرکت فرمارہے تھے, ذات عروق کے مقام پر فرزدق نے امام حسین علیہ السلام سے ملاقات کی اور امام نے فرزدق سے کوفہ کے حالات معلوم کئے (تفصیلات کربلا کے مقاتل میں موجود ہیں)

فرزدق کا عربی قصیدہ

(اس بات پر اختلاف پایا جاتا ہے کہ فرزدق نے ہشام کے حضور فی البدیہ کتنے اشعار کہے تھے۔ بعض مورخین نے ۲۲, بعض نے ۲۵ اور بعض نے کامل ۴۲ اشعار لکھے ہیں)

۱۔یا سائلی این حل الجود و الکرم

عندی بیان اذا طلابہ قدموا

۲۔ھذا الذی تعرف البطحاء وطاتہ

و البیت یعرفہ و الحل و الحرم

۳۔ھذا ابن خیر عباد اللہ کلھم

ھذا التقی النقی الطاھر العلم

۴۔ھذاالذی احمد المختار والدہ

صلی علیہ الٰہی ماجری القلم

۵۔لو یعلم الرکن من جاء یلثمہ

لخر یلثم منہ ما وطی القدم

۶۔ھذا علی رسول اللہ والدہ

امست بہ نور هداه تهتدی الام

۷۔هذا الذی عمہ طیار جعفر

و المقتول حمزه لیث حبہ قسم

۸۔هذا ابن سیدة النسوان فاطمہ

و ابن الوصی الذی فی سیفہ نقم

۹۔اذا راتہ قریش قال قائلها

الی مکارم هذا ینتهی الکرم

۱۰۔یکاد یمسکہ عرفان راحتہ

رکن الحطیم اذا ما جاء یستلم

۱۱۔ولیس قولک من هذا بضایره

العرب تعرفہ من انکرت و العجم

۱۲۔یمنی الی ذروة العزالتی قصرت

عن نیلها عرب الاسلام و العجم

۱۳۔یغضی حیاء و یغضی من مهابتہ

فلا یکلم الا حین یبتسم

۱۴۔ینشق نور الهدی عن نور غرتہ

كا الشّمس ينجاب عن اشراقها الظلم

۱۵۔بکفه خزران ريحه عبق

من كف اروع فى عزنينه شمم

۱۶۔ما قال لاقط الا تشهده

لو لا التشهد كانت لاءه نعم

۱۷۔مشتقة من رسول الله نبعته

طابت عناصره و الخيم و الشيم

۱۸۔حمال اثقال اقوام اذا فدحوا

حلو الشمائل تحلو عنده نعم

۱۹۔ان قال قال بما يهوى جميعهم

و ان تكلم يوم زانه الكلم

۲۰۔هذا ابن فاطمه ان كنت جاهله

بجده انبياء الله قد ختموا م

۲۱۔الله فضله قدما و شرفه

جرى بذاک له فى لوحه القلم

۲۲۔من جده دان فضل الانبياء له

و دضل امتہ دانت لہ الا مم

۲۳۔عم البریہ بالاحسان وانقشعت

عنھما العماتہ و الاملاق والظلم

۲۴۔کلتا یدہ غیاث عم نفعھما

یستو کفان و لا یترو ھما عدم

۲۵۔سھل الخلیفتہ لاتخشی بوادرہ

یزینہ خصلتان الحلم و الکرم

۲۶۔لایخلف الوعدمیمون نقیبتہ

رحب الفناء اریب حین یتر م

۲۷۔من معشر حبھم دین و بغضھم

کفر و قر بھم منجی و معتصم

۲۸۔یستد فع السوء و البلوی بحبھم

و یستزاد بہ الاحسان و النعم

۲۹۔مقدم بعد ذکراللہ ذکرھم

فی کل فرض و مختوم بہ الکلم

۳۰۔ان عد اھل التقی کانو ائمتھم

اوقبل من خیر اهل الارض قیل هم

۳۱۔لا یستطیع جواد بعد غایتهم

ولا یدانیهم قوم و ان کرموام

۳۲۔هم الغیوت اذا ما ازمة ازمت

و الاسد الشری والباس محتدم

۳۳۔یابی لهم ان یحل الدم ساحتهم

خیم کریم واید باالندی هضم

۳۴۔لایقبض العسر بسطا من اکفهم

سیان ذلک ان اثروا ان عدمواهم

۳۵۔ای القبائل لست فی رقابهم

لا و لیهہ هذا اوله نعم

۳۶۔من یعرف الله یعرف اولیهہ ذا

فا لدین من بیت هذا ناله امم

۳۷۔بیوتهم فی قریش یستضا بها

فی النائبات وعندالحکم ان حکموام

۳۸۔فجده من قریش فی ارومتها

محمد و علی بعدہ علم

۳۹۔بدر لہ شاھد والشعب من احد

و الخند قان ویوم الفتح قدعلموام

۴۰۔و خیبر و حنین یشھدان لہ

وفی قریظہ یوم صلیم تمتم

۴۱۔مواطن قد علت فی کل نائبۃ

علی الصحابہ لم اکتم کماکتمو ام

۴۲۔ان تنکروہ فان اللہ یعرفہ

والعرش یعرفہ و اللوح والقلم

ترجمہ

۱۔اے پوچھنے والے مجھ سے پوچھ کہ جود و کرم کہاں ہے, میرے پاس اسکا جواب ہے بشرطیکہ اسکے طالب میرے پاس آئیں (اسے سمجھنے کی صلاحیت رکھنے والے آئیں)۔

۲۔یہ وہ شخصیت ہے جسے بطحاء (مکہ) کی سرزمین پہچانتی ہے۔اسے اللہ کا گھر, حرم اور حرم کے اطراف کی زمین جانتی ہے۔

۳۔ یہ اللہ کے سب سے بہترین بندہ کا فرزند ہے اور یہ ہے وہ متقی، پاکیزہ و طاہر جو لوگوں کا رہبر و امام ہے۔

۴۔ یہ وہ ہے جس کے پدر احمد مختار ﷺ (رسول اللہ ﷺ) ہیں، میرے پروردگار نے ان پر قیامت تک درود بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

۵۔ اگر حجر اسود (رکن) جانتا کون اسے بوسہ دینے کے لئے آیا ہے تو وہ زمین پر گر کر اسکے پیروں کی جگہ کو چومتا۔

(حضرت کے حجر اسود کو بوسہ دینے سے قبل، حجر اسود ان کے پیروں کی جگہ کو بوسہ دیتا)

۶۔ یہ علی ابن الحسین ع ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پدر ہیں، ان کی ھدائت کے نور سے امتوں نے ھدائت پائی۔

۷۔ یہ وہ ہے جس کے چچا جعفر طیار اور حمزہ ؑ شھید ہیں۔ حمزہ ؑ وہ شیر ہیں کہ جس سے محبت کی قسم لوگ کھاتے ہیں۔

۸۔ یہ فرزند ہے فاطمہ ع سیدۃ النساء العالمین کا اور بیٹا ہے جانشین پیغمبر ﷺ کا جسکی تلوار سے عذاب برستا ہے (کفار و مشرکین و منافق کے لئے)۔

۹۔ جب قریش انھیں دیکھتے ہیں تو ان کے سخنور (وخطیب) کہتے ہیں کہ ہر خوبی ان میں کمال کی منزل پر ہے (ان کے مکارم اخلاق اس بلندی پر ہیں کہ سب

کے کرامت کو ماند کر دیتے ہیں) ۔
۱۰ ۔ جب وہ استلام کرنے کے لئے حجر اسود کو مس کرتے ہیں تو حجر اسود چاہتا ہے کہ ان کے کف دست کو اپنے سے جدا نہ کرے ۔
۱۱ ۔ تیرا (جان کر انجان ہو جانا اور) کہنا کہ میں انھیں نہیں جانتا, انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا کیونکہ انھیں عرب وعجم جانتے ہیں, جنھیں تو نہ جانے کا اظہار کر رہا ہے ۔
(انکی عظمت اور انکا جلال اس بلندی پر ہے کہ انھیں سب عرب وغیر عرب جانتے ہیں ۔ اگر تو انھیں نہیں جانتا تو تیرا یہ نہیں جاننا ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا, بلکہ تیرے لئے عیب ونقص ہے کہ تو اس عظمت وجلال کے حامل کو نہیں جانتا ۔ جس طرح سورج آسمان کے بیچوں بیچ سب پر ظاہر ہو, اگر کوئی اس حال میں کہے کہ میں سورج کو نہیں دیکھ رہا ہوں تو اسکا نہ دیکھنا سورج کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا, بلکہ نہ دیکھنے والے کی نابینائی کی دلیل ہے ۔)
۱۲ ۔ ان کی بلندی, عزت وشوکت کی انتہائی بلندی سے بھی بلند تر ہے ۔ ان کو ایسی عزت ملی ہے کہ کسی عرب یا غیر عرب مسلمان کا ہاتھ ان کے دامن تک بھی نہیں پہنچ سکتا ۔
۱۳ ۔ شرم وحیاء کی وجہ سے یہ اپنی نگاہوں کو جھکائے ہوے رکھتے ہیں اور لوگوں کی

آنکھوں میں بھی، ان کے رعب و وقار کی وجہ سے انھیں دیکھنے کی قدرت نہیں ہے۔(عوام ان سے گفتگو نہیں کر سکتے جب تک کہ ان کے لبوں پر مسکراہٹ نہ آجائے۔ جب وہ مسکراتے ہیں تو لوگوں میں ان سے گفتگو کی جرئت پیدا ہوتی ہے ورنہ ان کا رعب ایسا ہے کہ کوئی ان سے گفتگو کرنے کی جرئت نہیں کر سکتا۔)

۱۴۔ھدایت کا نور ان کی سفید پیشانی سے پھوٹ رہا ہے (اور جھالت و گمراہی کی تاریکی کو دور کر چکا ہے) بالکل سورج کی طرح سے (کہ اس کے چمکنے سے رات کی تاریکی دور ہو جاتی ہے)۔

۱۵۔ان کے ہاتھ میں عصاء ہے جس کی خشبو مہک رہی ہے (حضرت ع کی سخاوت کی طرف اشارہ ہے) ایسا دست مبارک کہ جسکا مالک ہر لمحہ دلیری و بہترین اخلاق کے ساتھ اپنی ذمہ داری کا احساس لیے ہوئے ہے۔

۱۶۔ہرگز مانگنے والوں اور ضرورت مندوں کے سوال پر ,,لا,, نہیں فرمایا ہے سوائے تشھد کے۔اگر نماز کے تشھد میں لا نہ ہوتا تو وہ لا کبھی زبان پر نہ لاتا۔

۱۷۔ان کا وجود رسول اللہ ﷺ (کے درخت) کی شاخ کی طرح ہے جو درخت سے جدا ہوئی ہے۔ان کی شخصیت پاک و پاکیزہ اور ان کے اخلاق بھی پاکیزہ ہیں۔(ان کا وجود نبوت کے درخت کی شاخ کی طرح ہے)

۱۸۔ لوگوں کی پریشانیوں کا صدمہ برداشت کرتے ہیں۔ان کی فطرت میں ایسی مٹھاس ہے کہ ہر نعمت ان کی خدمت میں اور زیادہ شیرین ہو جاتی ہے۔

۱۹۔جب گفتگو کرتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر کوئی انھیں سننے کا مشتاق ہے۔دہن مبارک سے جو الفاظ نکلتے ہیں وہ انھیں زینت عطا کرتے ہیں۔(ان کی زبان سے نکلے الفاظ ان کے رعب و وقار کا باعث ہوتے ہیں)

۲۰۔یہ فاطمہ ؑ کا فرزند ہے,اگر تو اس سے واقف نہیں ہے تو جان لے کہ اللہ کے پیغمبروں کا سلسلہ ان کے جد پر ختم ہوا۔(ان کے جد خاتم النبین ہیں)

۲۱۔اللہ تعالی نے انھیں ابتداء ہی سے برتری عطا کی اور شرافت بخشی۔ان کے لئے یہ بلند مقام اور یہ اعلی منزلت اللہ کے حکم سے لوح محفوظ میں لکھی جا چکی ہے۔

۲۲۔کون ہے جو ان کے جد(سردار انبیاء) کی پیغمبروں میں فضیلت کا انکار کر سکے۔اور کون ہے جو اس بات کا انکار کر سکے کہ ان کے جد کی وجہ سے انکی امت نے تمام امتوں پر فضیلت پائی۔

۲۳۔ان کی عطا و بخشش کا سایہ تمام لوگوں پر ہے اور ان (کے وسیلہ) سے جہالت و گمراہی کا اندھا پن اور کفر کی تاریکی دور ہوئی۔

۲۴۔ان کے دونوں ہاتھ لوگوں کی مشکلوں میں مددگار ہیں,اور سخاوت و کرم میں بارش کی طرح ہیں جسکا فائدہ عام لوگوں کو ہوتا ہے اور ان سے اس عطا کی

درخواست کی جاتی ہے۔ان کی سخاوت وبخشش میں کمی واقع نہیں ہوتی۔

۲۵۔ان کا لوگوں سے شفقت کا برتاؤ(لوگ ان سے غصہ وغضب کا خوف نہیں رکھتے) ان کی دو اور خصوصیات حلم وکرم کو مزید زمینت عطا کرتا ہے۔

۲۶۔وعدہ خلافی نہیں کرتے۔اخلاق وفطرت پسندیدہ رکھتے ہیں۔ان کے گھر کا دروازہ (ضرورت مندوں کے لئے) ہمیشہ کھلا رہتا ہے اور دنیا کی سختیوں میں عقل وخرد سے کام لیتے ہیں۔(دنیا کی سختیوں اور مصیبتوں میں ہوش وحواس نہیں کھودیتے)

۲۷۔ان کا تعلق اس گھرانے سے ہے کہ جس سے دوستی ایمان اور دشمنی کفر ہے۔ان سے قربت نجات کا وسیلہ ہے۔

۲۸۔ان سے دوستی رکھنے سے برائی اور مشکلات دور ہو جاتے ہیں۔ان کے وسیلہ سے برکتیں ونعمتیں زیادہ ہو جاتی ہیں۔

۲۹۔ان کا ذکر اللہ کے ذکر کے بعد ہر فریضہ میں مقدم ہے۔اللہ کی گفتگو ان کے ذریعہ تکمیل ہوئی ہے۔(وحی ونبوت رسول اللہ ﷺ کے توسط سے اور جانشینی وامامت ائمہ اثناء عشر کے ذریعہ تکمیل ہوئی ہے)

۳۰۔اگر متقین کی نسبت سے سوچو تو یہ متقین کے امام و رھبر ہیں اور اگر اللہ کے بہترین بندوں کے تعلق سے سوال کرو تو کہا جاتا ہے کہ یہی ہیں۔(خاندان

عصمت وطہارت, تقوی, نفسانی کمالات اورمکارم اخلاق میں ہرزمانہ وہر
مقام کے تمام افراد سے بہتروبرتر ہیں)
۳۱۔ کوئی بھی رھبرو رھنما ان کے فضائل کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ کوئی قوم و
ملت چاہے جس قدر کریم ومحترم ہوان کی برابری نہیں کرسکتی۔
۳۲۔ یہ رحمت کی برسات ہے جوسخت مصیبتوں کے موقع پر برستی ہے اورغضب
کے موقع پرشیر کی طرح عمل کرتے ہیں۔(جنگ کے موقع پرشیر کی طرح حملہ آور
ہیں)
۳۳۔ یہ کریم ہیں موقع سخاوت ان کے دست مبارک سے بارش ہوتی ہے جوان
کی مقدس ذات کے شایان شان ہوتی ہے۔(ان کا کرم اوران کی بخشش بدگوئی
کرنے والوں کی زبان بند کردیتی ہے)
۳۴۔تنگ دستی اورمفلسی میں بھی ان کی سخاوت میں کمی نہیں آتی۔ ان کے لئے
برابر ہے دونوں صورتیں (ثروت ومفلسی)۔(اگر بظاہر مال دنیا سے ان کے
پاس کچھ بھی نہ ہوتو بھی بخشش کے لئے یہ ذاتً کریم وسخی ہیں)
۳۵۔ کونسا قبیلہ ایسا ہے جس کی گردن پران کا یاان کے آباواجداد کی نعمتوں کا
احسان نہ ہو۔
۳۶۔ جوکوئی اللہ کی معرفت رکھتا ہے وہ ان کے آباواجداد کو پہچانتا ہے کیونکہ

امتوں کو جو دین ملا ہے وہ ان کے گھر سے ظاہر ہوا ہے۔

۳۷۔ ان کا گھرانہ قریش کے درمیان (سورج کی طرح ہے) ایسا ہے کہ ہر قریش ہر واقعہ, ہر حکم وفیصلہ کے وقت ان سے ھدایت (کی روشنی) حاصل کرتے ہیں۔ (تمام مسائل فقہی ہوں یا علمی یا قضائی, جسکے تعلق سے لوگ تاریکی میں ہوں ان سے روشنی طلب کرتے ہیں)

۳۸۔ ان کے جد قریش کے قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں لہذاء ان کی اصل (جڑ) محمد ﷺ ہیں اور ان کے بعد امت کے رھنما علی علیہ السلام ہیں۔

۳۹۔ بدر واحد وخندق کی لڑائیاں (جنگیں) اور فتح مکہ کا دن, سب اس بات کے گواہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد وہی رہبری کی لیاقت رکھتے ہیں۔

۴۰۔ اور اسی طرح خیبر وحنین کی جنگیں ان کی لیاقت کی گواہی دیتی ہیں۔ اور اسی طرح جنگ بنی قریظہ جو نہایت غبار آلودہ تھی۔

۴۱۔ ان حضرات کے لئے یہ نمایاں کامیابیاں ہیں جو صحابہ پر ظاہر ہو چکی ہیں۔ ان کو جس طرح صحابہ نے چھپایا میں چھپانا نہیں چاہتا۔

۴۲۔ (ان تمام وضاحت وتفضیل کے بعد بھی) اگر تم ان کو نہیں پہچانتے تو جان لے کہ انھیں اللہ جانتا ہے اور اسی طرح عرش, لوح وقلم ان کی معرفت رکھتے ہیں۔